جلد ۲۶ | مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۹ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷- فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ہنوز علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛۔

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد چند روز کی رخصت پر آئے ہیں ؛۔

چودھری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس کے چھوٹے لڑکے کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلامی عبادات کا مقصد نوعِ انسانی میں وحدت جمہوری پیدا کرنا ہے

"اللہ تعالےٰ کا یہ منشا ہے۔ کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدتِ جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسانوں کو بحالتِ مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں با جماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جائے۔ اور آپس میں مِلکر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کرکے اس کو قوت دے۔ حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدتِ جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے کی ہے۔ کہ اول یہ حکم دیا۔ کہ ہر ایک محلہ والے پانچوقت نمازوں کو محلہ کی مسجد میں مل کر ادا کریں۔ تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کر دیں۔ اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے۔ کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں۔ کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز تشریحی ہوئی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جائیں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین کے لئے یہ تجویز ہوئی۔ کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر باہر کھلے میدان میں مل کر نماز ادا کریں۔ تاکہ تعارف اور انس بڑھکر وحدتِ جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا۔ کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضکہ اس طرح سے اللہ تعالےٰ

احباب سے ایک ضروری معذرت

عزیز مرزا سعید احمد مرحوم کا جنازہ جب ولائت سے قادیان پہونچا۔ تو اس وقت مرحوم کا چہرہ عزیز و اقارب کے علاوہ دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو بھی جنہیں چہرہ دیکھنے کی خواہش تھی دکھایا گیا تھا۔ لیکن مجھے آج معلوم ہؤا ہے۔ کہ ہجوم کی کثرت اور ترتیب کو خاطر خواہ صورت میں قائم نہ رکھ سکنے کی وجہ سے بعض دوست باوجود خواہش کے چہرہ نہیں دیکھ سکے۔ حتیٰ کہ اس فہرست میں بعض اپنے اعزہ بھی شامل ہیں۔ مجھے یہ اطلاع پاکر بہت ہی افسوس ہؤا ہے۔ اور میں ایسے سب دوستوں اور بہنوں اور بھائیوں سے معذرت چاہتا ہوں۔ در اصل اس وقت حالت ایسی تھی۔ کہ ایک عام انتظام کے سوا خاص انتظام مشکل تھا۔ علاوہ ازیں یہ بھی خیال تھا کہ شائد بعض لوگ باوجود موقعہ پانے کے جذباتی تکلیف کی وجہ سے چہرہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ پس اگر کسی دوست یا عزیز کا اس ہنگامہ میں خیال بھی آیا۔ تو اس کی غیر حاضری کو اس وجہ کی طرف منسوب سمجھ لیا گیا۔ امید ہے ہمارے احباب اس دلی معذرت کو قبول فرمائیں گے ؎

خاکسار مرزا بشیر احمد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات

مرور زمانہ کی وجہ سے یہ اندیشہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات میں اختلاف اور اشتباہ نہ پیدا ہو جائے۔ اور بعض اشیا دانستہ یا نادانستہ طور پر حضور علیہ السلام کی طرف منسوب نہ کی جانے لگیں۔ اس لئے نظارت ہذا کی تجویز ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے تمام تبرکات کی ایک مستند فہرست تیار کر کے اسے اخبار میں شائع کر دیا جائے ؎

پس تمام ایسے احباب جن کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی تبرکات ہوں۔ وہ فوراً ان کی ایک فہرست بنا کر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں اس فہرست میں ذریعہ حصول وغیرہ بھی بیان کیا جائے۔ کہ کس طرح اور کس شخص کے ذریعہ سے انہیں یہ چیز ملی۔ اس کے ساتھ اگر کوئی گواہی ہو۔ تو وہ بھی تحریر کی جائے وہ لوگ جو صحابی نہیں ہیں۔ اور ان کے پاس بھی حضور علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے۔ ان کے لئے گواہ کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

فہرست کی تیاری میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جانے ضروری ہیں۔
نمبر شمار۔ تفصیل تبرک۔ ذریعہ حصول۔ زمانہ حصول۔ ثبوت صحت۔ کیفیت

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض احباب کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ کہ علاقہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ کو مبلغ کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ دراصل وہاں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ نظارت دعوت و تبلیغ کو بغرض تبلیغ و تربیت متعین کیا گیا ہے۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب بدستور جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شیخ عبد الرحمٰن مصری کا ایک خط اور اس کا جواب

شیخ عبد الرحمٰن مصری کی طرف سے حال ہی میں ایک خط موصول ہؤا جو مع جواب درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خط

مکرمی جناب سکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کی طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان "شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار" شائع ہؤا ہے۔ چونکہ جس امر پر اس ٹریکٹ میں بحث کی گئی ہے۔ وہ ایسا ہے جس کا تعلق مکرمی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (جنکو آپ خلیفۃ المسیح الثانی کے نام سے پکارتے ہیں) کی ذات سے ہے۔ اس لئے میں آپ سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ ٹریکٹ آپ نے ان سے منظوری حاصل کر کے لکھا ہے۔ اور اس کا مضمون انہیں دکھانے کے بعد شائع کیا ہے۔ یا آپ نے اپنی ذمہ واری پر اسے لکھا۔ اور شائع کیا ہے۔ امید ہے جواب جلد عنایت فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ تا اگر آپ نے ان کی منظوری حاصل کر کے اور ان کو مضمون دکھلا کر اسے لکھا اور شائع کیا ہے۔ تو میں اس کا جواب لکھوں۔ ورنہ ان کے اپنے جواب کا انتظار کروں۔

خاکسار عبد الرحمٰن مصری ۹ فروری سنہ ۱۹۳۸ء

جواب

مکرمی جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط مورخہ ۹/۲/۳۸ ملا۔ یہ امر باعث تعجب ہے۔ کہ آپ ہم سے تو یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے ہر استفسار کا جواب جلد دیا جائے۔ لیکن آپ کا اپنا طرز عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہماری طرف سے جن باتوں کا مطالبہ آپ سے کیا جاتا رہا ہے۔ ان کا جواب آپ نے سکوتِ محض سے دیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ وخذل اعداءہ نے ایک خطبہ جمعہ میں آپ کے مطالبہ کمیشن کے متعلق بعض تصریحات چاہی تھیں۔ لیکن آپ نے اس کا آج تک جواب نہ دیا۔ اس سے قبل آپ کے اس اعلان پر کہ جماعت میں سے بہت سے لوگ دہریہ بن چکے ہیں اور بہت سے اندر ہی اندر دہریہ بن رہے ہیں۔ مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ جماعت میں سے کم از کم ایک سو ایسے افراد کے نام بتائیں جو دہریہ ہو چکے ہیں۔ اور ایک سو ایسے افراد کی فہرست پیش کریں۔ جو بقول آپ کے اندر ہی اندر دہریہ بن رہے ہیں۔ لیکن کیا آپ نے اس مطالبہ کی طرف کبھی توجہ کی ؟

پھر یہی نہیں بلکہ بعینہٖ ایسا سوال جو آپ مجھ سے کر رہے ہیں۔ آپ کے رفیق عبد العزیز کے اشتہار بعنوان "احمدی احباب کی خدمت میں عاجزانہ گزارش اور فیصلہ کے آسان طریق" کے متعلق ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ سے بالفاظ ذیل دریافت کیا تھا۔ کہ "کیا آپ اس اشتہار میں بیان کردہ امور سے متفق ہیں۔ اور کیا یہ آپ کے اشارہ سے شائع ہؤا ہے"۔ مگر بجائے اس کے کہ آپ ان کے استفسار کا جواب دیتے آپ نے ان سے دریافت کرنا چاہا۔ کہ وہ کس حیثیت سے آپ سے محولہ بالا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر استحقاق حق ایسا مطالبہ کرنے کے لئے کافی وجہ نہیں تو خاکسار سے یہ بات دریافت کرنے کا آپ کو کیا حق ہے۔ اور اگر استحقاق حق ہی ایسے مطالبہ کے لئے کافی وجہ ہے۔ تو پھر پہلے ہمارے سوالات کا جواب دینا آپ پر فرض ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے سوالات کا جواب دیا جائے۔ تو آپ ہماری جماعت کے سوالات کا جواب دیں۔ ہم آپ کے خط کا جواب دیں گے۔ ورنہ ہم نے صداقت دنیا کے سامنے پیش کر دی ہے۔ وہ خود فیصلہ کرے گی۔ کہ آپ حق پر ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

جمعہ کے اجتماع میں دو سبق

قومی اتحاد اور تبلیغ اسلام

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۳۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
مَیں نے عید کے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ کہ عید اگر جمعہ کے دن ہو۔ تو اگرچہ نماز ظہر ادا کرنی بھی جائز ہے۔ مگر مَیں جمعہ ہی پڑھوں گا۔ جمعہ کا اجتماع بھی دراصل ایک عید ہی ہے۔ اور اس میں دو سبق دیئے گئے ہیں۔ ایک تو

قومی اتحاد

کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور دوسرے تبلیغ کی طرف۔ خطبہ کے لئے جمعہ کی نماز میں ظہر کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ نے دو رکعت کی کمی کر دی ہے اور اس طرح

تبلیغ کی اہمیت

بتا دی ہے۔ اور جمعہ کے اجتماع میں قومی اتحاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ دراصل حق کے مخالفین ہمیشہ یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ صداقت کے ماننے والوں میں انتشار اور تفرقہ پیدا کر دیں۔ اور اس طرح انہیں بددل کر کے جماعت کی طاقت کو توڑ دیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے

جمعہ کے روز اجتماع کا حکم

دے کر اتحاد کی اہمیت واضح کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین بھی ہمیشہ یہ کوشش کرتے آئے ہیں۔ کہ جماعت میں تفرقہ پیدا کر کے اسے کمزور کریں۔ اور اس کے لئے وُہ

کئی قسم کی افواہیں

پھیلاتے رہتے ہیں۔ جب مستریوں نے فتنہ اٹھایا۔ تو وُہ یہی کہتے تھے۔ کہ جماعت کے تمام بڑے بڑے لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ اور بہت جلد ظاہر ہونے والے ہیں مگر اس پر قریباً دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور کوئی بھی ظاہر نہیں ہوا۔ ان سے بھی پہلے

بہائیوں کا فتنہ

تھا۔ ان کی طرف سے بھی یہی آواز بلند کی جاتی تھی۔ کہ تمام بڑے بڑے لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ حتےٰ کہ ایک دوست حکیم ابو طاہر صاحب نے جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ فوت ہو گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کلکتہ کے امیر تھے۔ اور اس زمانہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ سخت گھبراہٹ میں مجھے ایک خط لکھا۔ کہ خدا کے واسطے ان لوگوں کے اخراج از جماعت کا اعلان نہ کریں۔ میں نے بہت ہی معتبر ذریعہ سے سُنا ہے (یہ معتبر ذریعہ وُہ خود بہائی خیالات کے دو تین آدمی ہی تھے۔ جنہوں نے ان سے مل کر کہا۔ اور انہوں نے بوجہ ناواقفی کے انہیں معتبر سمجھا) کہ جماعت کے کئی بڑے بڑے لوگ ان کے ساتھ ہی جماعت سے اخراج کا اعلان کرنے کو تیار ہیں۔ بلکہ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ

حافظ روشن علی صاحب

بھی اسی وقت کہینگے۔ کہ میں بھی بہائی ہوں۔ اور ان ہی کے ساتھ جاتا ہوں۔ میں نے ان کو جواب میں لکھا۔ کہ حق کے معاملہ میں کسی سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر ساری جماعت کے لوگ بھی کہدیں۔ کہ ہم جاتے ہیں۔ تو میں کہونگا کہ بے شک جاؤ۔ میرا اور آپ کا تعلق محبت کا ہی تعلق تھا۔ اور اگر وُہ قائم نہیں رہا۔ تو جاؤ۔ مگر ان کی یہ سب باتیں بالکل غلط ثابت ہوئیں میں نے حافظ صاحب مرحوم سے اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ مگر انہوں نے بڑے زور سے ان لوگوں کو خارج کرنے کی حمایت کی۔ اور بعد میں بھی بڑی مضبوطی کے ساتھ اس فتنہ کا مقابلہ کرتے رہے۔ اس فتنہ سے پہلے

پیغامی فتنہ

شروع ہوا تھا۔ اس میں بھی بعینہ یہی قصہ گزرا تھا۔ یہ لوگ بھی جب الگ ہوئے تو یہی کہتے تھے۔ کہ سب جماعت ہمارے ساتھ ہے۔ اور بیعت کرنے والے تو چند ایک تنخواہ دار ملازم ہی ہیں۔ یا قادیان کے دستِ نگر لوگ۔ اور ایسی باتوں سے ان کی غرض بھی یہی تھی۔ کہ جماعت میں تفرقہ ڈالدیں اور جب یہ لوگ اس قسم کا پروپگنڈا کر رہے تھے۔ ان کی اصلی حالت یہ تھی۔ کہ ماسٹر عبدالحق صاحب مرحوم نے جو پہلے ان کے ساتھ تھے۔ مگر بعد بیعت کرلی تھی سنایا۔ کہ میں۔ اور مولوی صدرالدین صاحب اور ایک تیسرا شخص لالٹین لے کر تمام رات پھرتے رہے۔

کہ اگر چالیس آدمی ہمیں میسر آجائیں تو ایک اور خلیفہ بنا دیں۔ تا جماعت میں تفرقہ تو پیدا ہو جائے۔ مگر ہم دس بارہ سے زیادہ آدمیوں کو اس کے لئے آمادہ نہ کر سکے۔ بلکہ ہمارے اپنے آدمیوں نے بھی یہی کہا۔ کہ یہ کیا پاکھنڈ بنایا جا رہا ہے۔ اب

مصری صاحب کا فتنہ

ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جماعت کے بہت سے لوگ تو دہریہ ہو گئے ہیں۔ اور جو دہریت سے بچ گئے ہیں۔ ان میں سے کئی بڑے بڑے لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ گویا جماعت تین حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ کچھ حصہ تو دہریہ ہو گیا ہے۔ باقیوں میں سے مخلص اور سمجھدار طبقہ مصری صاحب کے ساتھ ہے اور بچے کچھے بے وقوف یا کچھ اہل غرض عقلمند یا ناواقف لوگ میرے ساتھ ہیں۔ اور ایسی باتوں سے ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ تا ہر شخص یہی سمجھے۔ کہ جماعت اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے۔ اسی طرح

احرار کا فتنہ

اٹھا تو روز اس قسم کی اطلاعات آتی تھیں۔ کہ ہشیار رہیئے۔ آج اطلاع ملی ہے۔ کہ احرار نے میاں بشیر احمد صاحب کو قابو کر لیا ہے۔ آج خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے مولوی عنایت اللہ کو خط لکھا ہے۔ کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ آج چودہری فتح محمد صاحب نے احرار کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ میں بھی خلیفہ سے بیزار اور تمہارے ساتھ ہوں اسی طرح اب مصری صاحب کہہ رہے ہیں۔ کہ فلاں شخص بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اور فلاں بھی۔ اور اس سے ان کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ جماعت کے اندر فتنہ پیدا کیا جائے۔ اور تفرقہ ڈالا جائے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ

شیطان اور اس کے دوست

مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ڈراتے ہیں کہ تمہاری طاقت ٹوٹ رہی ہے۔ اور تم کمزور ہو رہے ہو۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یہ سبق دیا ہے۔ کہ اگر تم دشمن پر فتح پانا چاہتے ہو تو اکٹھے ہو جاؤ اور ڈرو نہیں۔ دشمن اگر زبردست ہے تو کیا۔ ہم نے تو اس کا مقابلہ نہیں کرنا۔ مقابلہ کرنے والا تو اللہ تعالےٰ ہے۔ جماعت احمدیہ کا سہارا بندے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور اگر اس کے گرنے کا خطرہ ہے تو خدا تعالےٰ کو ڈرنا چاہیئے۔ جس کی یہ جماعت ہے۔ ہماری تو ہے نہیں کہ ہم ڈریں۔ بندے کا کیا ہے۔ وہ تو کپڑے جھاڑ کر پھر کھڑا ہو جائے گا۔

انسان کا فرض

صرف یہ ہے کہ وہ دیانت داری کے ساتھ کوشش کرے۔ اس کے بعد اگر دشمن زبردست ہے۔ اور اس وجہ سے جماعت کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ تو اس کا ذمہ وار اللہ تعالےٰ ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے مقابل پر بندوں کو کوئی کامیابی ہو سکے۔ انسان کی مثال اللہ تعالےٰ کے مقابل پر ایسی بھی نہیں۔ جیسی بیل کے مقابلہ پر مچھر کی۔ کہتے ہیں کسی بیل کے سر پر مچھر آ کر بیٹھ گیا۔ بیل کو تو اس کا پتہ تک نہ لگا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد مچھر کہنے لگا۔ کہ بھائی بیل تم بھی جانور ہو۔ اور میں بھی جانور ہوں۔ اس لئے تم سے ہمدردی رکھتا ہوں اگر تم تھک گئے ہو۔ تو مجھے بلا تکلف بتا دینا۔ تا میں اڑ جاؤں۔ بیل نے جواب دیا۔ کہ بھائی مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ تم بیٹھے کب تھے۔ اس سے بھی بدتر حال اس بندے کا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ مچھر کی طرح بھنبھناتا اور اس کے بندوں کو ڈنگ مارتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں نے میدان مار لیا۔ اور شروع میں بعض کمزور لوگ کچھ گھبراتے بھی ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ خبر نہیں اب کیا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوتا کچھ بھی نہیں۔ چند دن کا ایک شغل ہوتا ہے۔ جس کے بعد اللہ تعالےٰ خود ہی اس زہر کا تریاق پیدا کر دیتا ہے۔ اور لوگوں کی طبائع میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب شیخ مصری صاحب الگ ہوئے۔ تو بعض بڑے بڑے سمجھدار لوگ کہتے تھے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ اور معلوم نہیں کتنے لوگ ان کے ساتھ جا ملیں گے۔ لیکن اب سوائے چند اشخاص کے جو پہلے سے ہی دل میں ان سے ہمدردی رکھتے چلے آئے ہیں۔ کوئی نئی جماعت ان کے ہاتھ پر نہیں بکی اور اب تو بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس فتنہ کیطرف اس قدر توجہ کی ضرورت نہ تھی۔ یہ تو کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ پس

صداقت کے مقابلہ میں جھوٹ

ٹھہرا نہیں کرتا۔ اور غلبہ ہمیشہ حق کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ ہم غیر احمدیوں ہندوؤں اور سکھوں میں سے کتنے آدمی جیت کر لائے ہیں۔ اگر پانچ سات ہم میں سے الگ ہو گئے۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جو دوستوں کے لئے کسی افسردگی کا موجب ہو

فتح بہر حال احمدیت کی ہوگی

میں نے بچپن میں ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ مدرسہ احمدیہ والی گلی میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کبڈی کا میچ ہو رہا ہے غیر احمدیوں کے سردار مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں۔ میری عمر اس وقت گیارہ بارہ سال کی تھی۔ اور میں نے مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا ہوا نہیں تھا اور جب بعد میں دیکھا۔ تو ان کی جسمانی وضع بالکل ویسی ہی پائی۔ جیسی خواب میں دیکھی تھی۔ سفید انگرکھا پہنا ہوا تھا۔ اور پگڑی تھی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ایک طرف پانچ سات احمدی ہیں۔ اور دوسری طرف سینکڑوں غیر احمدی ہیں۔ مگر ان کی طرف سے جو کبڈی کہتا ہوا ادھر آتا ہے احمدی اسے پکڑ کر بٹھا لیتے ہیں۔ کبڈی وہ ہے جسے پنجابی میں جھیل کہتے ہیں۔ پس جو غیر احمدی احمدیوں کیطرف آتا ہے احمدی اسے پکڑ لیتے ہیں۔ اور جب اس کا دم ٹوٹ جاتا ہے۔ اسے ایک طرف بٹھا دیتے ہیں۔ گویا انہوں نے اس شخص کو جیت لیا ہے۔ کبڈی کی کھیل کی اصطلاح میں اسے مر جانا کہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ میں نے دیکھا مقابل کے سب آدمی ہی احمدیوں نے جیت لئے۔ صرف مولوی محمد حسین صاحب رہ گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سب لوگ ادھر چلے گئے ہیں۔ تو انہوں نے دیوار کی طرف منہ کر کے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا۔ اور حد فاصل کی لکیر کے پاس آ کر آہستہ سے قدم اس طرف رکھ دیا۔ اور کہا کہ اچھا جب سارے آگئے ہیں۔ تو میں بھی آجاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

مولوی محمد حسین صاحب کے رجوع کرنیکے متعلق

جو لکھا ہے۔ اس کے مطابق مولوی صاحب نے آخر عمر میں اپنے رویہ میں تبدیلی کر لی تھی۔ اپنے لڑکے بھی یہاں تعلیم کے لئے بھیج دیئے تھے۔ مجھے بھی بٹالہ میں ایک دفعہ ملنے آئے تھے اگرچہ ندامت کی وجہ سے اس کمرے میں سے صرف گزر گئے۔ اور مجھ سے کلام نہیں کیا۔ لیکن آئے اسی غرض کے لئے تھے۔ کہ مجھے ملیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تحریر فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آخر میں مولوی صاحب جیسے کفر باز مولوی بھی توبہ کر لیں گے۔ کیونکہ ائمہ سے مراد بعض دفعہ انکے اتباع بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ان کے مثیل لوگ بھی ہوتے ہیں۔ پس میری خواب کی تعبیر یہ ہو سکتی ہے کہ جس وقت غیر احمدی بکثرت جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ مولوی لوگ بھی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے آئیں گے۔ کہ ہم علماء تو پہلے ہی صداقت کو جانتے تھے۔ ہم تو اس لئے مخالفت کر رہے تھے۔ کہ تا لوگوں میں کچھ بیداری پیدا ہو۔

تو میں نے بتایا ہے کہ جمعہ کی غرض اتحاد کا قیام ہے۔ بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سیاسی اتحاد صرف ان اقوام کے لئے ضروری ہوتا ہے جنکے ہاتھ میں حکومت ہو۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ روحانی جماعتوں میں تو یہ زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ دوسری چیز جس میں جمعہ کیطرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ تبلیغ ہے اگر ہماری جماعت تبلیغ میں لگی رہے تو چند سالوں میں جماعت میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے۔

پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ افرادِ جماعت کے لئے علمی ترقی کا موقعہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ قادیان کے لوگ چونکہ اکٹھے رہتے ہیں اور مخالفانہ اعتراضات سننے کا موقعہ ان کو نہیں ملتا۔ اس لئے ان میں سے ایک طبقہ ایسا ہے۔ کہ علمی لحاظ سے وہ بالکل کورے ہیں۔ اور ان میں سے اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگوں کو وہ عام مسائل بھی معلوم نہیں۔ جو باہر کے زمیندار جانتے ہیں۔ یہاں کے لوگ اپنی ملازمتوں یا تجارتوں میں ہی لگے رہتے ہیں۔ اور چونکہ جمعہ کے روز خطبہ ہو جاتا ہے۔ اور علماء موجود ہیں جو تبلیغ کے لئے باہر جاتے۔ اور یہاں بھی لیکچر دیتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری طرف سے جب لڑنے والے موجود ہیں۔ تو ہم کو کیا ضرورت ہے؟ کہ مسائل سیکھیں۔ حالانکہ

دین کی لڑائی میں

کوئی کسی کی جگہ نہیں لڑ سکتا۔ دنیا کی لڑائی میں تو تنخواہ دار ملازم آقا کی جگہ لڑ سکتے ہیں۔ مگر دین کے معاملہ میں نہیں دین میں ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ کہ تبلیغ کرے۔ ورنہ وہ علم سے بھی کورا رہے گا۔ اور وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى۔ جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اگلے جہان میں بھی اندھا رہے گا۔ اگر کوئی شخص

نورِ اسلام اور علمِ دین سے واقف

نہیں۔ تو وہ قیامت کے روز اندھا ہو گا۔ یاد رکھو۔ کہ علم سے ہی نور پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کو نور فرمایا ہے جس میں بیّنات من الھدیٰ اور فرقان ہے۔ اور جسے نور ہدایت معلوم نہیں اسلام کے غلبہ کے دلائل کا علم نہیں۔ اسے خدا تعالےٰ سے محبت کیسے پیدا ہو سکتی ہے اور جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت نہ ہو۔ وہ اسے مل کیسے سکتا ہے۔ اور یہ قدرتی بات ہے کہ جو شخص تبلیغ کے لئے باہر نکلے گا۔ اسے علمی مسائل کے متعلق کرید پیدا ہو گی۔ اور علمِ دین کی طرف وہ زیادہ توجہ کرے گا۔ جو شخص جس پیشہ سے تعلق رکھتا ہے اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں کی طرف وہ زیادہ توجہ کرتا ہے۔ کوئی ترکھان اگر کسی جگہ سے گزر رہا ہو۔ اور کوئی کیلی پڑی ہوئی ہو۔ تو اس کی نظر فوراً اس کی طرف جائے گی۔ کسی لوہار کو رستہ میں گھوڑے کا کوئی سُم ہی گرا ہوا ملے۔ تو وہ اسے اٹھا کر رکھ لے گا۔ لیکن دوسرے لوگ گزریں تو ان کا خیال بھی اس طرف نہیں جائیگا۔ شہری لوگ کھیتوں میں سے گزر جائیں۔ تو کچھ خیال نہ کریں گے۔ لیکن ایک زمیندار گزرے۔ تو وہ یہ سوچتا جائے گا۔ کہ اس کھیت میں سے اتنے من گندم نکلے گی۔ اور اس میں سے اتنے من۔ کیونکہ یہ اس کا کام ہے۔ اور اس کی طرف اس کی توجہ ہے اسی طرح جب انسان تبلیغ کرنے لگے۔ تو قدرتی طور پر اس کی توجہ تعلیم دین کی طرف ہو گی۔ کوئی اعتراض کرے یا نہ کرے۔ وہ خود بخود سوچے گا۔ اور اس طرح اس کا اپنا نورِ معرفت بڑھتا رہے گا۔ اور پھر اس طرح خدا تعالےٰ سے اس کی محبت ترقی کریگی۔ پس جمعہ میں دوسرا سبق یہ سکھایا گیا ہے۔ کہ

تبلیغ کرو

اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ انسان کا اپنا علم بڑھتا ہے۔ بیسیوں مسائل ایسے ہیں۔ کہ جو ہم مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ مگر باوجود یاد ہونے کے ان کو اچھی طرح نہیں سمجھتے تھے۔ مگر جب بعد میں پڑھانے کا موقعہ ملا۔ اور بچوں نے یا دوسرے لوگوں نے ان کے متعلق سوالات کرنے شروع کئے۔ تو ان کی سمجھ آئی۔ تو علم صرف پڑھنے سے نہیں۔ بلکہ دوسروں کو پڑھانے اور سمجھانے سے آتا ہے

باہر کی جماعتوں کے لئے

بھی یہ بات ضروری ہے۔ مگر قادیان کے دوستوں کو بالخصوص اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہاں کے لوگوں میں علمی کمی بہت زیادہ ہے۔ جس طرح باہر کا کوئی احمدی زمیندار کود کود کر مولوی کے پاس جاتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ آپ کہتے کیا ہیں؟ میرے ساتھ بات کریں۔ یہاں کے لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ یہاں کے کئی لوگ خلافت وغیرہ کے متعلق بعض مسائل دریافت کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باہر سے کبھی کسی نے ایسی باتیں نہیں پوچھیں۔ کیونکہ یہاں نہ ان کو اعتراضات سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور نہ ان کے جواب معلوم کرنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کا علم نہیں بڑھتا۔

خدا کی قدرت ہے۔ ہم قادیان والوں کے حصہ میں غیر احمدی مولوی بھی وہی آئے ہیں۔ جو لٹھ مار ہیں۔ اور دلائل وغیرہ کوئی نہیں دیتے۔ صرف یہی کہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو مارو۔ اور کوٹو۔ اور ہماری جماعت سے علمی بحث نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے علمی ترقی جماعت کی نہیں ہوتی۔

پس میں

قادیان کے دوستوں کو خصوصیت سے نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ جمعہ سے سبق حاصل کریں۔ اور تبلیغ کے لئے نکلیں۔ اور ایسے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ کہ ان کا اپنا علم بھی بڑھے۔ اور ان کے اندر علم سے عرفان۔ اور پھر عرفان سے نور پیدا ہو۔ تبلیغ بجائے خود ایک تعلیمی مدرسہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان کو خود توجہ نہیں ہوتی۔ مگر جب کوئی اعتراض کرتا ہے۔ تو پھر اسے توجہ پیدا ہوتی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز

ایک بڑے بزرگ

گزرے ہیں۔ جن کو عمر ثانی بھی کہا جاتا ہے بلکہ ظاہری شریعت پر عمل کرنے میں وہ بعض کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی بہت زیادہ متشدد تھے۔ ان سے پہلے بادشاہوں میں سے ایک ولید بن عبدالملک تھا۔ اس کی تعلیم بہت خراب تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اس سے کہا کرتے تھے۔ کہ آپ کچھ صرف نحو پڑھ لیں۔ کیونکہ آپ کی بات بعض اوقات غلط ہو جاتی ہے۔ مگر وہ پرواہ نہیں کرتا تھا ایک دفعہ اس کے دربار میں ایک اعرابی آیا۔ اور شکایت کی۔ کہ مجھ پر بہت ظلم ہوا ہے۔ میرا ایک داماد میرا حق مارتا ہے۔ میرا انصاف کریں

عربی زبان میں لفظ ختن

داماد اور خسر اور سالے وغیرہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ یعنی وہ رشتے جو بیوی یا لڑکی کی طرف سے ہوں۔ ولید نے اس سے پوچھا کہ مَن خَتَنَكَ اس نے جواب دیا۔ کہ مجھے نام معلوم نہیں۔ قبیلہ کے کسی آدمی نے ایسا کیا ہے۔ جسے میں جانتا نہیں۔ ولید نے کہا۔ کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ کہتا ہے میرا انصاف کریں۔ اور جب میں پوچھتا ہوں۔ کہ تمہارا داماد کون ہے۔ تو کہتا ہے نام معلوم نہیں۔ ولید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف دیکھا۔ انہوں نے اس اعرابی سے کہا۔ کہ امیر المومنین کہتے ہیں کہ مَن خَتَنُكَ تو اس نے فوراً جواب دیا۔ کہ وہ باہر دروازہ پر کھڑا ہے۔ اس پر ولید نے کہا کہ یہ کیا بات ہے۔ میں نے بھی اس سے یہی سوال کیا تھا مگر اس نے کہا پتہ نہیں۔ اور آپ نے بھی یہی کہا۔ مگر اس نے کہا۔ وہ باہر کھڑا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا۔ کہ یہ وہی بات ہے۔ جو میں آپ سے روز کہتا ہوں۔ آپ نے کہا تھا مَن خَتَنَكَ اور زبر کے ساتھ یہ فعل بن جاتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہو جاتے ہیں۔ کہ تمہارا ختنہ کس نے کیا تھا۔ اور اس کا جواب اس نے یہ دیا۔ کہ قبیلہ کا کوئی آدمی ہو گا۔ جس نے میرا ختنہ کیا تھا۔ مجھے اس کا نام معلوم نہیں۔ اور میں نے خَتَنُكَ پیش سے کہا جو اسم ہے اور اس کے معنے ہیں کہ تیرا داماد کون ہے۔ تو اس نے صحیح جواب دیا۔ اسی واقعہ کی وجہ سے ولید کو توجہ ہو گئی اور اس نے کہا۔ میں جب تک علم نہ سیکھ لوں نماز کیلئے دوسرا امام مقرر کر دوں گا۔ خود نہیں پڑھاؤں گا تو دوسرے کی طرف سے جب اعتراض پیدا ہو۔ تو انسان کو اپنی غلطیوں کی اصلاح کی طرف توجہ ہوتی ہے حضرت عمر پہلے اسے کہتے رہتے تھے مگر توجہ نہ ہوتی تھی۔ جب غیر سے بات ہوئی اور اپنی کمزوری معلوم ہوئی۔ اور شرمندگی اٹھانی پڑی۔ تو اس کو توجہ ہوئی۔

بیسیوں علوم ایسے ہوتے ہیں جن کا بحث مباحثہ کے بعد پتہ لگتا ہے اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے باہر نکلیں۔ تا ان کا اپنا علم بھی ترقی کرے۔ اور جماعت بھی بڑھے۔ اللہ تعالےٰ ہماری سستیوں کو دور کر کے۔ ہم میں فرض شناسی کا مادہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ پر

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کے اعتراضات کا جواب

دھوکہ دینے کی کوشش

امسال جلسہ سالانہ سے واپسی پر راستہ میں شیخ عبد الرحمن مصری کی طرف سے چند اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ جو بعض اعتراضات پر مشتمل تھے ان اشتہارات میں سے ایک کا عنوان "جناب خلیفہ صاحب کے دونوں پیشکردہ طریق فیصلہ منظور" تھا۔ اس اشتہار کے شروع میں مصری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو نقائص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کیطرف اپنے خطوط مورخہ ۱۱-۱۴-۲۴ جون میں منسوب کئے تھے۔ ان کے غلط ہونے کی نسبت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ مورخہ ۱۲ر نومبر میں جو کہ "الفضل" مورخہ ۲۰ر نومبر میں شائع ہوا ہے۔ قسم نہیں اٹھائی۔ بلکہ اپنے خط کا مسودہ جو کہ حضور مصری صاحب کے خطوط کے جواب میں بھیجنا چاہتے تھے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ اور لوگوں نے اس مسودہ کو قسم سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ لیکن ۱۲ نومبر کا خطبہ پڑھنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ یا تو مصری صاحب نے اس خطبہ کے مضمون کو سمجھنے کی خود کوشش نہیں کی۔ یا دیدہ دانستہ دوسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

خلیفہ برحق ہونے پر حلف

خطبہ مذکور میں صاف طور پر حضور نے مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھائی ہے۔

"پھر ایک اور سوال ہے جو شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اور آج بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس بناء پر مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ مجھے خلافت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ یا یہ کہ جماعت کو چاہیئے کہ مجھے اس عہدہ سے الگ کر دے۔ میں اس عولی کے جواب میں بھی اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالےٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے اور میں اسکی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس نے آج سے ۲۲-۲۳ سال پہلے مجھے رویا کے ذریعہ بتا دیا تھا۔ کہ میرے سامنے ایسی مشکلات پیش آئیں گی۔ کہ بعض دفعہ تیرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہو گا۔ کہ اگر یہ بوجھ علیحدہ ہو سکتا ہو تو اسے علیحدہ کر دیا جائے۔ مگر تو اس بوجھ کو ہٹا نہیں سکے گا۔ اور یہ کام بہر حال تجھے نباہنا پڑے گا۔ اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالےٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔"

مصری صاحب کا مطالبہ یہ تھا کہ حضور اپنی بریت کے لئے مصری صاحب کے عائد کردہ الزامات کے جھوٹے ہونے کی نسبت قسم کھائیں۔ اور قسم نہ کھانے کی صورت میں مصری صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ وہ شخص جس میں اس قسم کے نقائص ہوں۔ وہ خلیفہ ہونے کا اہل نہیں۔ اور اس کو منصب خلافت سے ہٹا دینا چاہیئے۔ مندرجہ بالا قسم میں حضور نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ خلیفہ ظاہر کیا ہے۔ اور اس پر قسم اٹھائی ہے۔ دوسرے الفاظ میں مصری صاحب کے بیان کردہ الزامات کے جھوٹا ہونے پر اللہ تعالےٰ کی موکد بعذاب قسم اٹھائی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو ہرگز خلیفہ مقرر نہیں کرتا۔ جس میں مصری صاحب کے عائد کردہ نقائص ہوں۔

مصری صاحب کیوں قسم نہیں کھاتے

اب اگر مصری صاحب ان الزامات کو درست یقین کرتے ہیں۔ تو ان کا فرض تھا کہ بالمقابل ان الزامات کی صحت پر قسم اٹھاتے۔ اور پھر دیکھ لیتے کہ اللہ تعالےٰ کس کے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن مرد میدان بنکر ان کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہیں ہوئی اور اب اس بات کی آڑ لینا چاہتے ہیں۔ کہ حضور نے مصری صاحب کے تجویز کردہ الفاظ میں قسم نہیں اٹھائی جبکہ مصری صاحب کو اچھی طرح سے علم ہے۔ کہ حضور کا یہ عقیدہ ہے کہ ایسے معاملات میں مباہلہ یا قسم کا مطالبہ دوسرے فریق (یعنی الزامات لگانے والے) کی جانب سے نہیں ہو سکتا اور ایسے مطالبہ پر قسم کھانا بھی اس حکمت کو باطل کر دیتا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ ہاں جس پر الزام لگایا جائے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ الزام لگانے والوں کو مباہلہ کا چیلنج دے۔ مصری صاحب نے اس عقیدہ کی صحت پر بھی اس اشتہار میں اعتراض کیا ہے۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۲ر نومبر کے خطبہ میں اس عقیدہ کے درست ہونے پر بھی موکد بعذاب قسم اٹھائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں اس خدائے قادر و توانا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھا کر شدید لعنتوں کا انسان مورد بن جاتا ہے۔ کہ میرا یہ یقین ہے کہ قرآن کریم کی اس بارہ میں وہی تعلیم ہے جو میں نے بیان کی۔ اور اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔"

اب اگر مصری صاحب کو اس عقیدہ کے غلط ہونے کا ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ اس کے درست ہونے کا یقین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ہے۔ تو بجائے ادھر ادھر کی باتیں بنانے کے موکد بعذاب قسم بالمقابل کھا لیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کا انتظار کریں۔ لیکن وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔

مصری صاحب نے اس اشتہار میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۲ نومبر کے خطبہ میں ان کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ جس کو وہ اشتہار کے ذریعہ منظور کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ قسم کے الفاظ میں ان کی مرضی کے مطابق ترمیم کی جائے۔ کیونکہ قسم کے الفاظ اس قدر مجمل ہیں۔ کہ اصل معاملہ پر روشنی نہیں ڈالتے۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قسم اپنے خلیفہ برحق ہونے کی نسبت اس قدر واضح ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور قسم یا ترمیم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور مصری صاحب نے ترمیم کا مطالبہ کر کے قسم کو ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ اس اشتہار میں انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ اپنی جانب سے مباہلہ یا قسم کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا چیلنج مباہلہ منظور کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں تو انہیں بالمقابل قسم کھا لینی چاہیئے تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ اپنی جانب سے قسم کے الفاظ میں ترمیم کا مطالبہ پیش کرتے۔ جبکہ ان کو معلوم ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عقیدہ کے مطابق ایسا مطالبہ کرنے کے مجاز نہ تھے۔ اور اگر وہ حضور کے اس عقیدہ کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ تو حضور کی قسم کے بالمقابل اس عقیدہ کے غلط ہونے کی نسبت قسم کھا لیں۔ اور دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کی لعنت کس کے گلے کا ہار بنتی ہے:

مصری صاحب کو کس امر کا فیصلہ کرنا چاہیئے

اس اشتہار میں مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے مندرجہ ذیل الفاظ کو آڑ بنانے کی سعی کوشش کی ہے:۔

"... میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس قسم کے امور کے لئے جن کے لئے حدود مقرر ہیں۔ اور گواہی کے خاص طریق بتائے گئے ہیں۔ قسموں وغیرہ کا طریق جائز نہیں"۔ مصری صاحب لکھتے ہیں۔

"ایسے امور کا فیصلہ گواہیوں سے ہوتا ہے۔ پس جماعت کمیشن بٹھلائے۔ اور میں گواہیاں پیش کرنے کو تیار ہوں"۔ مصری صاحب نے حضور کے مندرجہ بالا الفاظ سے یہ مطلب نکالنے کی سعیٔ ناکام کی ہے۔ کہ ایسے امور کے فیصلہ کا طریق صرف گواہان پیش کرنا ہے۔ حالانکہ حضور نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ایسے امور کے لئے "گواہی کے خاص طریق" ہیں۔ نہ کہ قسم وغیرہ کے طریق۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایسے امور کے فیصلہ کا یہ طریق بھی ہو سکتا ہے۔ کہ گواہان کی شہادت لی جائے۔ لیکن ہر حالت میں اسی طریق کا استعمال کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ مختلف حالات کے ماتحت مختلف طریق اختیار کئے جائیں گے۔ اور طریق گواہی الزام کی نوعیت اور جس پر الزام لگایا جائے۔ اس کی شخصیت یا مقام کے مطابق ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کی نسبت یہ نقص بیان کیا جائے۔ کہ وُہ کانا ہے حالانکہ اُس کی دونوں آنکھیں صحیح اور سالم ہوں۔ تو کیا وُہ شخص جس کی نسبت یہ نقص بیان کیا گیا۔ یا وُہ اشخاص جو اس کی آنکھوں کو صحیح اور سالم دیکھتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے۔ کہ آیا وُہ کانا ہے۔ یا صحیح اور سالم آنکھوں والا۔ گواہان کی گواہیوں کا انتظار کریں گے۔ یا فوراً کہہ دیں گے۔ کہ نقص بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔ یا اس کو غلطی لگی ہے اسی طرح اگر کوئی شخص دن کے وقت جبکہ سُورج نکلا ہوا ہو۔ اور آسمان پر کوئی بادل نہ ہو۔ کہے۔ کہ آج سورج نظر نہیں آتا۔ تو کیا لوگ اس کی بات کو غلط قرار دینے کے لئے گواہیاں لیں گے۔ یا سورج کی طرف دیکھکر خود ہی اپنا اطمینان کر لیں گے۔ کہ ایسی بات کہنے والا یا تو جھوٹ بول رہا ہے۔ یا خود اندھا ہے۔ اس وجہ سے سورج اس کو نظر نہیں آتا۔ غرضیکہ جن امور کی صداقت اظہر من الشمس ہو ان کے لئے لوگ گواہیاں نہیں لیتے۔ بلکہ اپنے سابقہ علم کی بنا پر خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق عائد کردہ الزام کو درست تسلیم کر لینے والوں کی نسبت فرماتا ہے۔ لولا اذ سمعتموہ ظنّ المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیراً وّ قالوا ھٰذا افکٌ مبین۔

(سورۂ نور)

کیوں نہیں جبوقت کہ تم نے وہ الزام سنا تو مومن مردوں اور عورتوں نے نیک گمان کیا۔ اور کیوں نہ کہا انہوں نے یہ بہتان ہے ظاہر۔

مومنوں کو اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ جب کسی ایسے وجود کی نسبت جس کی پاکیزگی اور طہارت کی نسبت ان کو یقین ہو۔ الزام سُنیں۔ تو فوراً کہدیں کہ یہ صریح بہتان ہے اس قرآنی تعلیم کی روشنی میں کیا یہ ضروری ہے۔ کہ ہم مصری صاحب کے الزامات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نسبت سنکر اس بات کا انتظار کریں۔ کہ مصری کونسی گواہیاں پیش کرتا ہے۔ یا فوراً ہی پکار اٹھیں۔ کہ یہ الزامات بالکل جھوٹے ہیں۔ جبکہ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کی نسبت الہامی بشارتوں کے مصداق ہیں۔ بجائے اِدھر اُدھر کی باتوں میں پڑنے کے مصری صاحب کو چاہیئے۔ کہ ہم سے اس امر کا فیصلہ کریں۔ کہ آیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ ہیں یا نہیں۔ اور آیا وہ مصلح موعود ہیں۔ یا نہیں۔ اور اس کا آسان طریق یہ ہے۔ کہ مصری صاحب یا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قسم کے بالمقابل قسم کھائیں۔ یا اپنے تجویز کردہ طریق کے مطابق جو کہ انہوں نے اپنے اشتہار موسومہ "کیا تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے"؟ میں بیان کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم ٹھہرائیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی نسبت جو فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہو۔ اس کو تسلیم کریں۔ اور ایسا کرنے سے ان کے تمام اعتراضات کا جو کہ انہوں نے اپنے اشتہارات میں کئے ہیں۔ فیصلہ ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق

ہمارا اور مصری صاحب کا اتفاق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے وحی پاکر مصلح موعود کی نسبت پیشگوئی کی۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ تو مصری صاحب کے جملہ اعتراضات مثلاً یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ دعوےٰ کرنا کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے۔ وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ اور جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ خدا کو چھوڑتا ہے۔ بڑا بول ہے۔ یا یہ کہ کیا تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے۔ یا یہ کہ آیا خلفاء کو معزول کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ باطل ہو جائینگے۔ اور ان پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالنے کی چنداں ضرورت نہ رہیگی۔ اس لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے رجوع کرنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا ... وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے۔ مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والاخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء ..."

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۲) "خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ ... وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۰)

(۳) "ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند وارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۵)

اس الہامی پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی نسبت سمجھا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے"۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"۔ (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کا ایک الہامی نام محمود بھی رکھا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارت سے ظاہر ہے۔ علاوہ اس کے دیگر مقامات پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کا نام محمود یا محمود احمد ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

(۱) "بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا"۔ (اشتہار ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء)

چندہ تحریک جدید اور مخلصین

اگرچہ ہندوستان کی ان جماعتوں اور افراد کے لئے جہاں اردو بولی یا سمجھی جاتی ہے تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پیش کرنے کا وقت گذر چکا ہے۔ مگر مندرجہ ذیل احباب کیلئے اب بھی اپنا وعدہ پیش کرنے کا موقعہ ہے۔ وہ احباب جنہوں نے وعدہ تو کیا ہے مگر وہ سمجھتے ہیں کہ موعودہ رقم کم ہے۔ ایسے احباب کے اضافہ کرنے کی اجازت ہے اور کسی تاریخ کی قید نہیں۔

ایسے احباب جن کو تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ خواہ وہ عدیم الفرصت ہوں خواہ سفر پہ ہوں یا بیمار رہی ہوں۔ یا جنہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانی کا مطلب نہ سمجھا ہو اور اب ان کی سمجھ میں آگیا ہو۔ ذیل میں بعض مخلصین کے خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے جنہوں نے اپنے وعدوں میں اضافہ فرمایا ہے۔

(۱) عبدالغفور صاحب کتب فروش گجرات لکھتے ہیں۔ ۲۵ کا وعدہ کیا تھا مگر اس کے متعلق دل میں بے چینی اور اضطراب تھا۔ کہ یہ رقم بہت قلیل ہے۔ شکر ہے ۵ فروری کے اخبار الفضل میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد مبارک دیکھا بہت خوشی ہوئی۔ اب میں پچاس کا وعدہ کرتا ہوں اور دس روپیہ بطور شکرانہ مزید بدیں وجہ کہ اللہ تعالےٰ نے مزید وعدہ کے لئے موقعہ عطا فرمایا۔ کل ساٹھ روپیہ کی رقم پیش کروں گا۔ انشاء اللہ۔

(۲) منشی سید محمد صاحب میرپور خاص سندھ لکھتے ہیں۔ قبل ازیں سال چہارم میں دس کا وعدہ پیش کیا تھا۔ کام کا اتنا زور ہے کہ اخبار تک پڑھنے کی فرصت نہیں۔ اور یہ وعدہ بھی ایک دوست نے مجھے بتایا کہ تحریک جدید اب بھی جاری ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ اپنی امانت تحریک جائداد والی جمع شدہ رقم جو تیس روپے سے اوپر ہے چندہ تحریک جدید میں پیش کردوں۔ مگر لکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور ۳۱ جنوری نکل چکی تھی۔ اس لئے خاموش ہو رہا۔ اب یہ حقیر رقم پیش کرتا ہوں۔

(۳) عبدالوحید صاحب سلیم ضلع لاہور سے لکھتے ہیں سال چہارم میں پانچ کا وعدہ کا لکھوایا تھا۔ لیکن اب بارہ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔

(۴) محمود حسن خان نئی دہلی سے لکھتے ہیں۔ خاکسار نے سال سوم میں بیس روپے کا وعدہ کیا۔ مگر ادا نہیں کر سکا۔ عدم ادائیگی کی وجہ میری کمزوری ہے پس معافی کے لئے نہیں مزید مہلت کے لئے درخواست ہے سال چہارم کے لئے پچیس کا وعدہ کرتا ہوں

(۵) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری لکھتے ہیں۔ خاکسار کا سال چہارم میں دس روپیہ کا اضافہ منظور فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نے عاجز کو توفیق دی تو عاجز اور بھی اضافہ کرنا چاہتا تھا۔ پس جو مخلصین چاہیں اپنے وعدوں میں اضافہ فرما سکتے ہیں۔
([illegible] تحریک جدید)

(۲) "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا۔ کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے"

(تریاق القلوب صہ ۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے یہ بات واضح ہے۔ کہ حضور اس پیشگوئی کا مصداق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حضور رقم فرماتے ہیں۔

(۱) "اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔۔۔ میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ ۔۔۔۔ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الہٰی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو یا دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) "دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"

(سبز اشتہار صہ ۷ حاشیہ)

(۳) محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود احمد رکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔ پھر جب اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ تب خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔"

(تریاق القلوب صہ ۴۲)

اب مصری صاحب بتائیں۔ کہ سوائے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اشتہار کی صفات والا کوئی لڑکا ۹ برس کے اندر پیدا ہوا۔ خواہ وہ کس قدر کوشش کریں۔ ہرگز ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کہ سوائے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے کوئی اور لڑکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور جب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی اس الہامی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ تو ایسا شخص جو اس موعود لڑکے کو نہیں مانتا۔ کس منہ سے کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو مانتا ہے۔ اور جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی الہام کو نہیں مانتا۔ وہ کس طرح دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی جملہ پیشگوئیوں پر ایمان لاتا ہے۔ جب کہ ان کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود کے الہامات پر اس کو ایمان نہیں ہے۔ اور وہ کس طرح اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کا دعویدار ہو سکتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق آنے والے شخص کو وہ سچا نہیں مانتا۔ کیا ایسا شخص خدا کو نہیں چھوڑتا۔ اور یہی بات ہے جو حضرت امیرالمومنین نے اپنے خطبہ میں فرمائی۔ جس پر مصری صاحب بلاوجہ اعتراض کرکے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

خاکسار۔ محمد بخش ہیڈ ماسٹر۔
گوجرانوالہ

وصیتیں

۴۹۶۳ منکہ حاجی نور محمد خاں ولد منشی چراغ دین خاں قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت بدست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد غیر منقولہ ہے

(۱) اراضی زرعی [illegible] چاہی [illegible] بارانی اول ہے بارانی دوم جس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔

(۲) اراضی زرعی [illegible] بارانی اول جسکے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔

(۳) اراضی زرعی بالعوض مبلغ [illegible] روپے میں رہن ہے جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے

(۴) مکان مال مویشی قیمتی قریباً دوصد روپیہ کا ۱/۲ میرا حصہ ہے۔

(۵) مکان رہائشی پختہ جو کہ از سر نو قابل تعمیر ہے۔ اس کے ملبہ وغیرہ کی قیمت اندازاً ۴۰۰ روپیہ ہے۔ جس میں ۱/۲ حصہ میرا ہے۔ موجودہ قیمت اراضی زرعی اندازاً مندرجہ ذیل ہے۔ چاہی ۲۰۰ روپے فی گھماؤں بارانی اول ماغد ۱۵۰ روپیہ فی گھماؤں بارانی دوم یک صد روپیہ فی گھماؤں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں یہ بھی لکھ دیتا ہوں۔ کہ اگر میرے مرنے پر اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور میری جائیداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت لکھدی کہ سند رہے۔

نوٹ:۔ بعض اراضیات زرعی جو میرے لڑکوں کی خرید کردہ میرے نام کاغذات سرکار میں درج ہیں۔ وہ میری اس وصیت سے مستثنیٰ سمجھی جاویں۔ اگر میں کوئی روپیہ وصیت کردہ جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اسی قدر رقم جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جائے گی۔

العبد:۔ حاجی نور محمد خان موصی بقلم خود
گواہ شد:۔ عظیم اللہ بقلم خود
گواہ شد:۔ ضیاء الحق خاں پسر موصی
گواہ شد:۔ حافظ نور محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیض اللہ چک

۴۹۶۸ منکہ امۃ الحی بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل قوم شیخ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی یادگیر ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد بصورت زیورات طلائی و نقرئی مبلغ ایک ہزار دو سو روپے سکہ عثمانیہ ہے۔ سونا ۳۰ تولہ چاندی ۹۰ تولہ اس کے علاوہ میرا مہر مبلغ ۵۰۰ روپے سکہ عثمانیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ہر دو رقومات بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ نہ کوئی میری جائیداد ہے۔ نہ کوئی ماہوار آمدنی۔ اگر اس حصہ وصیت میں کوئی رقم میں اپنی وفات سے پہلے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں تو وہ میری وصیت کی رقم سے منہا کر دی جائیگی اور میری وفات پر اگر اس جائیداد کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔

العبد:۔ امۃ الحی بیگم احمدی یادگیر
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل شوہر موصیہ
گواہ شد:۔ عبد الحی احمدی برادر موصیہ گواہ شد

نوٹس

منکہ الہ ڈوایا خاں ولد ابراہیم علی محمد خاں سکنہ ٹبی شیر خاں ملتان حال محافظ دفتر محکمہ انہار سندھ ڈویژن ڈیرہ غازی خاں نے اپنا نام اسد اللہ خاں رکھ لیا ہے

ایک احمدی درزی کیلئے کام کی ضرورت

ایک دوست جو درزی کا کام جانتے ہیں بیکار ہیں۔ اگر کسی جماعت میں درزی کی ضرورت ہو اور کام اتنا ہو کہ ان کا گزارہ چل سکے۔ تو دوست براہ کرم نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ اس دوست کو وہاں بھیج دیا جائے۔

ناظر امور عامہ

ضرورت رشتہ

۱۔ ایک مخلص احمدی موصی کیلئے جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ اور جو دس روپے ماہوار پر ملازم ہے۔ اور کھانا کپڑا ملازم رکھنے والے کے ذمہ ہے۔ کنوارا یا بیوہ رشتہ درکار ہے۔ ارائیں قوم کے رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۔ ایک مخلص احمدی کے لئے جس کی عمر ۳۵ سال ہے۔ اور پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ رشتہ درکار ہے۔ مذکور شیخ قوم سے ہے۔ اور ۲۰ روپے ماہوار پر عدالت دیوانی نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر میں ملازم ہے۔ قومیت کی کوئی شرط نہیں۔

خط و کتابت معرفت

میاں عطاء اللہ ہیڈ ریڈر کورٹ آف کمشنر سردار بہادر حکم سنگھ امرتسر

حب جواہرات عنبری

یہ اکسیری گولیاں سب لوگوں کے لئے نعمتِ عظمیٰ ہیں مرد و عورت کے لئے ہر عمر میں ہر موسم میں اور ہر مزاج میں یہ اپنا اثر یکساں دکھاتی ہیں اور تمام اعضائے رئیسہ مثلاً دل و دماغ معدہ جگر وغیرہ کو غیر معمولی طاقت دیکر سارے جسم کی رگ رگ میں سرور اور طاقت کی لہریں دوڑا دیتی ہیں۔ جن کی طبیعت ملول رہتی ہو۔ تھکن محسوس ہوتی ہو۔ وہ انہیں استعمال کریں۔ اور زندگی کا صحیح لطف اٹھائیں۔ یہ گولیاں ضعفِ باہ۔ ضعفِ دماغ۔ ضعفِ بینائی۔ سرعتِ انزال۔ رقتِ منی۔ جریان کثرتِ احتلام و دیگر بہت سی امراض کو دور کر کے غذا کو جزوِ بدن بناتی ہیں۔ اور آدمی کو صحیح معنوں میں تندرست اور توانا بنا دیتی ہیں۔ مکمل بکس ۴۰ گولی پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ لال کنواں دہلی

درخواست دعا

"سفید پوشی ذیل چلیا نوالی تحصیل پھالیہ خالی ہے۔ دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامیاب کرے۔ نیز ایک مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا [illegible]

یاقوتی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم ریاست جموں و کشمیر خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ایک خاص نسخہ ہے۔ جو نہایت توجہ اور دیانت داری سے بنایا جاتا ہے چونکہ اس کے اجزاء نہایت صحیح اور قیمتی ہیں۔ مثلاً مشک۔ عنبر۔ مروارید۔ یاقوت وغیرہ سے مرکب ہیں۔ اس لئے یہ گولیاں نہایت زود اثر اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ یہ پبلک کے سامنے آئی ہیں۔ پھر بھی بکثرت سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موصول ہو رہے ہیں کہ یہ گولیاں تمام اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے کے علاوہ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ اور ان تمام امراض کے لئے مفید ہیں۔ جو دل و دماغ اور اعضائے رئیسہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے ۵۰ سنہری گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپے (صہ) ہے۔

نوٹ:۔ امراض زنانہ مثلاً درد کمر سیلان الرحم وغیرہ میں بھی بے حد مفید ثابت ہو رہی ہیں۔

اکسیر مالش یاقوتی گولیوں کے ہمراہ اکسیر مالش کا استعمال نہایت ہی مفید ہے۔ یہ اکسیر مالش بالکل بے ضرر ہے اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) تمام درخواستیں بنام

مینیجر یاقوتی گولیاں بٹالہ (دیا) محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

فروخت حصص کارخانہ روئی

سابقہ تجربہ کی بناء پر سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے کنری (سندھ) میں روئی بیلنے کا کارخانہ تعمیر کیا ہے۔ جو شامل ہونے والے احباب کے لئے ایک مستقل طور پر روپیہ لگانے کا ذریعہ ہے۔ تاحال ۴۰۰ حصص یعنی ۴۰۰۰ روپے فروخت ہو چکے ہیں۔ فی حصہ قیمت دس روپے ہے۔ ترجیح ان احباب کو دی جائے گی۔ جو کم از کم پچاس حصص یعنی ۵۰۰ روپے خرید کریں گے۔ سرمایہ دار احباب کے لئے مستقل طور پر روپیہ لگانے کا نادر موقعہ ہے۔ جملہ خط و کتابت و درخواستہائے بنام سیکرٹری سنڈیکیٹ آنی چاہئیں۔

(فرزند علی عفی عنہ) سکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ

احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب کی طرف سے خاص رعایت کا اعلان

معذرت ہماری ادویات کا رعایتی اعلان جو عید کے دنوں میں شائع ہونا تھا۔ وہ خاص وجوہات کے ماتحت ۱۱۔۱۲۔۱۳ تاریخ کو الفضل میں شائع نہیں ہو سکا اس لئے جماعت کے دوستوں کے تحریر فرمانے پر ہم رعایت کیلئے ۱۷۔۱۸۔۱۹ فروری کی تاریخیں مقرر کرتے ہیں۔ جو دوست ان تین دنوں میں ادویات کا آرڈر دینگے انکو اسی رعایت سے مندرجہ ذیل ادویات روانہ کیجائینگی۔ ہماری یہ رعایت عیدین کے موقع پر ہوتی ہے۔ اسلئے تمام دوستوں کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیے

امرت بوٹی (رجسٹرڈ)

جریان و ذکاوت احتلام سرعت سلسل بول کمزوری مثانہ ذیابیطس کی زبردست اکسیر دوا ہے۔ اصل قیمت ۵۰ گولی ہر رعایتی قیمت ۵۰ گولی صرف عہ معہ برقی مالش کے۔

کیلسٹوریم پلز

یہ گولیاں بڑے قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ ضعف باہ جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ ۶۰ گولی ہر رعایتی اعلان ۶۰ گولی عہ معہ کیلسٹوریم طلاء کے

لیکورائن

یہ دوائی عورتوں کے ضعف قلب سیلان الرحم کمزوری رحم بار بار اسقاط ہونے خون کی کمی جسم کے درد کے لئے زبردست اکسیر ہے۔ ۲۰ روز کیلئے ۸۰ گولیاں معہ دوائی ڈوش کے رعایتی قیمت صرف عہ

اکسیر بواسیر

یہ گولیاں خونی بادی دونوں قسم کی بواسیر کیلئے بہت فائدہ مند ہیں قیمت ۵۰ گولی عہ رعایتی قیمت ۵۰ گولی معہ ہر ہر مسوں کے گرانے کے لئے ایک روپیہ

پانچ اکسیر امراض دندان

پائیوریا۔ ماسخوریا۔ درد دندان کیڑا۔ میلاپن۔ کمزوری معدہ کے لئے پانچ اکسیر کا مکمل بکس اصل قیمت ہر رعایتی قیمت صرف عہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۱۶ فروری۔ معلوم ہؤا ہے کہ یو پی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر نواب صاحب آف چھتاری کو گورنر یوپی نے وزارت مرتب کرنے کے سلسلہ میں طلب کیا ہے۔ نواب صاحب اس وقت علی گڑھ میں ہیں۔

پٹنہ ۱۶ فروری۔ معلوم ہؤا ہے کہ گورنر بہار نے کانگرسی کابینہ کے ارکان کو فرداً فرداً جواب دیا ہے۔ کہ جب تک صوبہ میں ملک معظم کی گورنمنٹ کو چلانے کا باقاعدہ انتظام نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک وہ ان کے استعفے منظور نہیں کر سکتے۔ گورنر نے مسٹر چندر یشور پرشاد کو جو بہار اسمبلی کے حزب مخالف کے لیڈر ہیں۔ آج مدعو کیا۔ اور ملاقات کے دوران میں انہیں وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی۔ مسٹر پرشاد نے غور و فکر کرنے کے لئے مہلت مانگی۔

ہری پور ۱۶ فروری۔ بہار اور یو پی کی کانگرسی وزارتوں کے استعفوں کے سلسلہ میں گاندھی جی نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گورنر جنرل کی مداخلت حد درجہ افسوسناک اور غیر ضروری ہے۔ میں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ (۵) کو بار بار پڑھا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے صرف اس وقت مداخلت کی جا سکتی ہے۔ جب کہ وزراء کی کسی تجویز کا روائی سے ہندوستان کے کسی حصہ کے امن و سکون کو خطرہ ہو چند قیدیوں کی رہائی سے ملک کے امن و سکون کے لئے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا گورنر جنرل اس صورت میں جائز طور پر مداخلت کر سکتا تھا۔ اگر قیدیوں کی رہائی کے بعد بدامنی پیدا ہوتی۔ جن قیدیوں کی رہائی کے بارہ میں مداخلت کی گئی ہے۔ انہوں نے بہار کے وزیر اعظم کو یقین دلا دیا تھا۔ کہ وہ تشدد کو ترک کر دینے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ گورنر جنرل کی کارروائی نے مجھے بالکل حیران کر دیا ہے۔ اور مجھے شبہ ہوتا ہے۔ کہ قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ محض ایک بہانہ تھا۔ اور فی الحقیقت گورنمنٹ کانگرسی وزیروں سے تنگ آ چکے تھے۔ میری انتہائی خواہش ہے۔ کہ گورنر جنرل اپنا قدم واپس لے لیں

وٹھل نگر (ہری پور) ۱۶ فروری کانگرس ورکنگ کمیٹی نے تمام کانگرسی وزراء اعظم کو تار دیا ہے۔ کہ وہ فوراً یہاں پہنچ جائیں۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ اگرچہ بیمار ہیں۔ لیکن ان کو بھی پہنچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر خان صاحب کو فوراً پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کوئٹہ ۱۶ فروری۔ آج بعد دوپہر ڈیڑھ بجے کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جو چار سیکنڈ تک جاری رہے

کراچی ۱۶ فروری۔ سندھ اسمبلی کے سپیکر دیوان بھوج سنگھ آج شام انتقال کر گئے۔

دہلی ۱۶ فروری۔ "ہندوستان ٹائمز" کو معلوم ہؤا ہے۔ کہ اس کے پاس یہ اعلان کرنے کی وجوہ موجود ہیں۔ کہ نواب صاحب آف چھتاری یو پی میں اور مسٹر چندر یشور پرشاد بہار میں وزارتیں مرتب کرنے سے انکار کر دیں گے۔

ہری پورہ ۱۶ فروری۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ایک پرجوش تقریر کے دوران میں بہار اور یو پی کے آئینی تعطل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ آئینی تعطل وزراء کے مستعفی ہو جانے اور ان کی جگہ دوسری وزارت کے قیام تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس کے دور رس نتائج پیدا ہونگے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ مستقبل قریب میں آزادی کے لئے ایک خوفناک جنگ ہوگی۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو مٹا کر متحدہ محاذ قائم کریں۔

جبل پور ۱۶ فروری۔ اطلاع مظہر ہے کہ ساگر اور نرسنگھ پور مسلم دیہاتی حلقہ کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر ولی محمد نے اپنے کانگرسی حریف پر شاندار کامیابی حاصل کی ہے مسلم لیگ کے امیدوار کو ۲۷۰ ووٹ ملے اور کانگرسی امیدوار کو ۶۰۴۔

وٹھل نگر ۱۶ فروری۔ آج کھدی اور گھریلو مصنوعات کی نمائش میں تقریر کے دوران میں مسٹر گاندھی نے بہار اور یو پی کی کانگرسی وزارتوں کے استعفوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ بہار اور یو پی میں آج یہ واقعہ رونما ہؤا ہے ممکن ہے کل بمبئی میں اور پرسوں مدراس میں یہی واقعہ رونما ہو۔ ہم نے وزارتیں عوام کی خدمت کیلئے قبول کی تھیں اور اسی جذبے کے ماتحت انہیں ترک کر رہے ہیں۔ گورنر جنرل کی مداخلت سے ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ ہمیں حقیقی معنوں میں کوئی طاقت اور اختیار حاصل نہیں۔

مدراس ۱۶ فروری۔ مسٹر ستیہ مورتی نے مسٹر گاندھی۔ سردار پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کو تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ دوسرے صوبوں کی کانگرسی وزارتوں کو مستعفی ہونے پر مجبور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہار اور یو پی کی اسمبلیوں کی کانگرس پارٹیوں کو چاہیئے۔ کہ کسی وزارت کے لئے کام کرنا ناممکن بنا دیں۔ اس امر پر زور دیا جائے کہ عام انتخابات ہوں۔ اور ان میں پھر کانگرس کو کامیابی حاصل ہو۔ اور اس طریقہ پر گورنروں کو مجبور کیا جائے کہ یا تو کانگرسی وزارتوں سے متفق ہو جائیں یا دستور اساسی کو معطل کر دیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ حال میں آسٹریا اور جرمنی کے باہم تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے آسٹریا کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر شُشنگ اور جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کے درمیان گفت و شنید ہوئی تھی۔ لیکن جب دونوں ملکوں کے اہم معاملات پر بحث کی نوبت آئی۔ تو اختلاف پیدا ہو گیا گو آسٹریا میں ہٹلر کی خواہش پر آسٹریا کی کابینہ میں ایک نازی وزیر مقرر کرنے کی گنجائش نکالی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ ڈاکٹر شُشنگ نے ہر ہٹلر کی اس خواہش کو پورا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ آسٹریا ہر بات میں ہر ہٹلر کے اشارہ پر چلے۔ اس لئے

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

ابتدائی دیوانی مقدمہ ۱ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ ۱۹۱۳ء اور ڈی کمرشل بینک لمیٹڈ (زیر لیکویڈیشن) لاہور اور درخواست منجانب آفیشل لیکویڈیٹران زیر دفعہ ۱۸۷ ایکٹ کمپنی ہائے ہند اور رول ۵۳ آف دی رولز اینڈ آرڈرز آف ہائی کورٹ جلد ۲۔ باب ۱

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں مذکورہ بالا کمپنی کے معاونین سے سرمایہ کے مطالبہ کیلئے ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء کو دس بجے قبل دوپہر کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اور کمپنی مذکورہ کے آفیشل لیکویڈیٹران کی تجویز ہے کہ یہ مطالبہ ۵۰ روپیہ فی حصہ کے حساب سے ہوگا۔ اور تمام متعلقہ اشخاص کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ ایسے مطالبہ کے خلاف اپنے اعتراضات پیش کرنے کے لئے مقررہ وقت اور تاریخ کو عدالت ہذا میں حاضر ہو جائیں۔ اگر وہ تاریخ سماعت کو حاضر عدالت ہذا نہیں ہونگے۔ تو ان کے خلاف یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۹ فروری ۱۹۳۷ء بر ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط) کے۔ سی۔ ویب

ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات محرم کیلئے رعائت

آئندہ تعطیلات محرم کیلئے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۴ مارچ سے ۱۳ مارچ ۱۹۳۸ء تک واپسی ٹکٹ جو ۲۱ مارچ ۳۸ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ مندرجہ ذیل شرحوں پر جاری کئے جائیں گے بشرطیکہ ایک طرف کا سفر سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ۱۰۱ میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ .... ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی

درمیانہ اور سوم درجہ ...... ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف

چیف کمرشل مینیجر لاہور

هوالشافی

تریاق چشم رجسٹرڈ (نمبر اوالہ)

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سرکاری اعلےٰ افسران اور ماہرین امراض چشم کی شہادت سے بڑھ کر کس کی شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لفٹننٹ کرنل ایس۔ ایم اے فاروقی صاحب بہادر ایم ڈی آئی ایم ایس راولپنڈی کینٹ (چھاؤنی) تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ) میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات پنجاب کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور ککروں کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں۔ ان کے اجزاء کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔

۲۔ جناب خان بہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر کیمل پور تحریر فرماتے ہیں میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے جیسا کہ دیگر سرٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ تریاق چشم کی قبولیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ میں نے مدت ہوئی کبھی کسی اخبار میں اشتہار نہیں دیا۔ اب دوستوں کی فرمائش پر یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ تا کہ عام لوگوں کو اس کا علم ہو جائے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:۔ مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات

کوی فنو ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مالک و موجد کارخانہ امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

اکسیر لکشمی ولاس رس

یہ آیورویدک کی ایک مشہور دوائی ہے۔ جس کے بدخواص ہیں لکھا ہے کہ دودھ کیساتھ ہمیشہ کھاوے تو بوڑھا بھی مانند جوان ہو جاوے۔ سنپات۔ ذیابیطس۔ بھگندر گلے کی سوجن۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ زکام۔ بواسیر۔ درد جوڑ۔ درد گلو۔ درد چشم۔ ضعف بصر۔ درد کمر۔ کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے۔ ملیریا اور امراض کے بعد جو کمزوری کمی باہ جریان وغیرہ ہوتی ہے۔ اسکو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے ۸ر

طلاء ۱۴ بیرونی استعمال کیلئے ہے۔ جب پٹھوں اور نسوں میں نقص پیدا ہو تو اس طلاء کی باہر مالش کرنی چاہیے قیمت فی شیشی چھ روپے نصف تین روپے

ایک تازہ رائے

جناب مینیجر صاحب!

آپ کی ارسال کردہ اکسیر دہ لکشمی ولاس رس میں نے استعمال کی ہے جس سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا ہے اسکی ۹ گولی کھانے ہی سے مجھے بالکل آرام ہو گیا۔ احتلام جو کبھی کبھی مجھے ہو جایا کرتا تھا بالکل آرام ہو گیا ہے۔ پرماتما آپکے ہاتھ کو برکت بخشے اور کارخانہ ترقی پر رہے۔

(دولت رام منیجر سٹینڈرڈ کیمیکل کمپنی کیمل پور ایجنسی)

نوٹ:۔ مفصل حالات جاننے کیلئے رسالہ امراض مخصوص مردانہ اور فہرست ادویات ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا دیں۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر

علیم امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور